S-2002-2-394-396

عدالت عظمیٰ رپورٹس 2002 ایس یو پی پی 2 ایس سی آر

رٹن دیو
بنام
پاسم دیوی

13 ستمبر 2002

آر۔سی۔لہوتی اور برجیش کمار، جسٹسز۔

ضابطہ دیوانی 1908:

دفعہ 100 - دوسری اپیل - اہم قانونی سوال - مستقل حکم امتناع کے لیے دعویٰ — مدعی کے لیے خصوصی مختار نامہ اور دیگر گواہان کا معائنہ کیا گیا مگر مدعی نے خود کو گواہی کے لیے پیش نہیں کیا — مقدمہ منظور کر دیا گیا — پہلی اپیلی عدالت نے مدعی کے خود پیش نہ ہونے پر منفی نتیجہ اخذ کیا اور مقدمہ مسترد کر دیا — عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ پہلی اپیلی عدالت کے نتائج محض حقیقت پر مبنی تھے اور کوئی اہم قانونی سوال پیدا نہیں ہوا — فیصلہ کیا کہ پہلی اپیلی عدالت کو تمام موجودہ گواہیوں پر غور کرنا تھا، اور پھر ٹرائل کورٹ کے نتائج کی قانونی حیثیت کا جائزہ لینا تھا — منعقد: پہلی اپیلٹ عدالت کے ذریعہ اپیل کا تصفیہ جس طریقے سے کیا گیا، وہ اطمینان بخش نہیں کہا جا سکتا — اپیلیٹ عدالت کی طرف سے دوسرے مواد پر غور نہ کرنا، حالانکہ وہ موجود تھا، اور اس کے نتیجے میں عدالتی ذمہ داریوں کا نہ نبھایا جانا، ایک ایسا قانونی سوال پیدا کرتا ہے جس کا فریقین کے حقوق پر نمایاں اثر پڑتا ہے، اور اس لیے دوسری اپیل کو اہلیت پر سنا جانا چاہیے تھا — تاہم چونکہ پہلی اپیلی عدالت اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں ناکام رہی ہے، اور یہ فیصلہ اپیل کے الٹنے کا ہے، اس لیے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے پہلی اپیل کو دوبارہ سنا جانا چاہیے — عدالت عالیہ کا حکم اور پہلی اپیلی عدالت کا فیصلہ وحکم کالعدم قرار دے دیا گیا — پہلی اپیل کو پہلی اپیلیٹ عدالت میں دوبارہ سن کر فیصلہ کرنے کے لیے بحال کیا گیا۔

ایشور بھائی سی۔پٹیل عرف بچو بھائی پٹیل بنام ہری ہر بیہرا اور دیگر، (1999) 457SCC3 کو حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5838 آف 2002۔

ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے رائے ایس اے نمبر 174 آف 2001 مورخہ 26 اپریل 2001 کے فیصلے سے متعلق۔

روی بکشی اور وریندر کمار شرما اپیل کنندہ کے لے

اے۔کے۔نگ، آر۔کے۔بنسل اور اکشے کر . گھائی جواب دہندہ کے لے

عدالت کا حکم اس کت ذریعے دیا گیا۔

اجازت دی گئی

مدعی کی جانب سے دائر کردہ مستقل روک تھام کے حکم کے لیے مقدمہ، ٹرائل کورٹ میں منظور کرلیا گیا۔ جواب دہندہ نے اپیل کی پہلی اپیلٹ عدالت نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو مسترد کیا اور مقدمہ مسترد کرنے کا حکم دیا۔ مدعی نے دوسری اپیل دائر کی جسے عدالت عالیہ نے ابتدائی طور پر مسترد کر دیا کیونکہ عدالت عالیہ نے یہ رائے دی کہ پہلی اپیلی عدالت کے نتائج محض حقائق پر مبنی تھے اور کوئی اہم قانونی سوال نہیں اٹھا۔

پہلی اپیلٹ عدالت کے فیصلے کا جائزہ لینے پر یہ ثابت ہوا کہ مدعی خود گواہی کے لیے پیش نہیں ہوا حالانکہ اس کے خصوصی مختار نامہ اور دیگر گواہان کی گواہی لی گئی۔ پہلی اپیلی عدالت نے مدعی کے خود پیش نہ ہونے پر منفی نتیجہ اخذ کیا اور صرف اسی بنیاد پر مقدمہ مسترد کر دیا۔ پہلی اپیلٹ عدالت کے فیصلے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے مواد، جو ریکارڈ پر موجود تھا، پر اپیلٹ عدالت نے کوئی توجہ نہیں دی۔

ہمارے خیال میں پہلی اپیلیٹ عدالت کو تمام گواہیوں پر غور کرنا تھا اور پھر ٹرائل کورٹ کے فیصلے کی قانونی حیثیت کا جائزہ لینا تھا۔ اس دوران، اپیلیٹ عدالت مدعی کے خود پیش نہ ہونے کے مسئلے کو بھی مدنظر رکھ سکتی تھی۔ جس طریقے سے پہلی اپیلیٹ عدالت نے اپیل کا فیصلہ کیا، وہ اطمینان بخش نہیں کہا جا سکتا۔ اپیلیٹ عدالت نے دوسرے مواد پر غور نہ کرنے اور اس کی عدالتی ذمہ داری کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے، ایک ایسا قانونی سوال پیدا کیا جس کا فریقین کے حقوق پر بڑا اثر پڑا، اور اس لیے دوسری اپیل کو اہلیت پر سنا جانا چاہیے تھا۔

جواب دہندہ کے وکیل نے ایشور بھائی سی پٹیل عرف بچو بھائی پٹیل بنام ہریہر بیہرا اور دیگر (1993) 3 ایس سی سی 457 کے مقدمے کا حوالہ دیا، جس میں کہا گیا کہ اگر مدعی خود گواہی کے لیے پیش نہیں ہوتا تو اس سے جواب دہندہ کو جراح کا موقع نہیں ملتا اور اس کے نتیجے میں مدعی کے خلاف منفی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ یہ قانونی اصول قطعی طور پر درست ہے، لیکن جیسے ہم نے پہلے کہا، یہ ایک حقیقت ہے جسے اپیلی عدالت کو دیگر گواہیوں کے ساتھ مل کر دیکھنا چاہیے تھا۔ ہوسکتا ہے کہ دیگر گواہیوں کے ذریعے مدعی نے اپنی ذمہ داری پوری کی ہو، اور اگر عدالت اس رائے تک پہنچتی، تو مدعی کا خود گواہی کے لیے پیش نہ ہونا اہمیت نہ رکھتا۔

اس مقدمے کے حقائق اور حالات کے پیش نظر، معاملہ عدالت عالیہ کو دوبارہ سننے کے لیے بھیجنا صرف مقدمہ کی طوالت میں اضافہ کرے گا۔ ہم اس بات سے مطمئن ہیں کہ پہلی اپیلیٹ عدالت نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکامی کی، خاص طور پر جب کہ یہ فیصلہ الٹنے کا تھا، اور اس لیے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے پہلی اپیل کو دوبارہ سنا جانا چاہیے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ کا حکم اور پہلی اپیلیٹ عدالت کا فیصلہ وحکم کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اپیل اپیلیٹ اپیلی عدالت کے فائل پر بحال کی جاتی ہے تاکہ وہ دوبارہ قانون کے مطابق اور اس فیصلے کی روشنی میں سنا جائے۔

اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں۔

آر۔پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this
document